قصیدہ

درمدح امام جعفر صادق علیہ السلام

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسی جائسی

رنگ دنیا کا لئے آئی ہے دنیا میں بہار　　حسن سبزے کا دکھاؤں میں کہ پھولوں کا نکھار

ٹھٹھ لگا ہے در میخانہ پہ میخواروں کا　　مست ہاتھی کی طرح لو وہ اٹھا ابر بہار

ابر ہے دوش صبا پر کہ سبیل داور　　اب کوئی آن میں پیاسے رہیں گے پھول نہ خار

پانی ہی پانی گھڑی بھر میں نظر آئے گا　　لوگ دل کھول کے کھیلیں گے بط مے کا شکار

جس طرف دیکھئے گلزار نظر آتا ہے　　باغ ہی پر نہیں موقوف تماشائے بہار

اپنی حالت پہ نظر رکھنے کی فرصت کس کو　　نقد جس کو نہیں مقدور وہ پیتا ہے ادھار

آئے تھے صحبت رندانہ میں ناصح بنکر　　شیخ جی کی بھی گرو ہونے لگی ہے دستار

بجلیاں کوندتی ہیں خیر ہو یا رب سب کی　　اپنے دشمن کو بھی ہے ساتھ لئے ابر بہار

کرتی جاتی ہے جو اٹھکیلیاں گلشن میں صبا　　فرش سبزہ پہ نگہ کو نہیں ملتا ہے قرار

خواب میں حسن کے انداز الٰہی توبہ　　کیا قیامت ہو جو ہو جائے یہ فتنہ بیدار

عشق پیچاں کو ہے پھر زلف گرہ گیر کی یاد　　پھر ہے سوسن کی زباں پر وہی دلکش گفتار

جانب دشت چلے جوش جنوں کے بندے　　کانٹے چننے کہ نہ الجھے کہیں دامان بہار

یوں تو ہر ایک پہ ہے باد بہاری کا اثر　　کم نہیں ہوتا مگر نرگس شہلا کا خمار

اس قدر جوش جنوں ہے کہ الٰہی توبہ　　دامن اہل محبت میں نہیں ہے کوئی تار

دیکھنا ہو اثر سوز نہاں تو دیکھو　　دشت میں آگ اگلتے ہیں درختانِ چنار

کہیں قدرت کے خزانوں میں بھی ہوتی ہے کمی　　پھول برسائے نہ کیوں ڈالیوں سے باد بہار

آبلے ٹوٹ کے پاؤں کے یہ دیتے ہیں صدا　　تشنہ کام اب کہیں رہنے کے نہیں دشت میں خار

جس طرف دیکھئے پانی ہی نظر آتا ہے　　آج کیا آب رواں اوڑھ کے آئی ہے بہار

سبزہ رنگان چمن کا ہے لب نہر جماو　　پھول بھی جن کی ادا پر ہوئے جاتے ہیں نثار

آمد آمد سے ہے جس گل کی زمانہ گلزار
اب ہے کھلنے کو وہی غنچۂ امید بہار

امتحاں گاہ محبت میں پھر آتا ہے نظر
ایک جانباز طلبگار رضائے دلدار

دل نے فیضان بہاری سے بھی رکھا محروم
دہر میں میرے سوا کوئی نہیں ہے بیمار

ہائے میں ہائے مرے دل کی پریشاں حالی
کوئی ہمدرد نہ میرا ہے نہ اس کا غمخوار

سرد آہیں نہ بھرو بستر غم سے اب اٹھو
گرم ہے آج مسیحائے زمن کا دربار

آج پیدا ہوا مطلوب رسول اکرمؐ
آج پیدا ہوا محبوب خدائے غفار

فخر عیسیٰؑ ۔شرف نوحؑ و خلیلؑ و موسیٰؑ
سایۂ ناز یداللہ ولیّ ستّار

رونق بزم جہاں تازگئی باغ بہشت
پھول گلزار نبیؐ کا چمن دیں کی بہار

کردگار شرف و اشرف خلق داور
مایہ دار کرم و اکرم اصحاب کبار

مصطفیؐ خُلق نبیؐ دبدبہ، احمدؐ تنویر
مرتضیٰؑ فیض، علیؑ مرتبہ، حیدرؑ کردار

چشمۂ جود و عطا عین کرم بحر سخا
صاحب لطف و وفا رحمت ربّ غفار

اہل عرفاں کا امام اہل یقیں کا مولا
اہل ایماں کا امیر اہل نظر کا سردار

پیروِ جادۂ سردار شہیدان وفا
زینت مسند سر خیل رسولان کبار

خسرو عالمیاں چارہ گر اہل جہاں
سرور کون و مکاں بادشہ عرش وقار

عالمِ علمِ خدا محرم اسرار خدا
مظہر شان خدا سرِّ خدائے غفار

راحت جان علیؑ نور نگاہ احمدؐ
قدر افزائے علو انجمن آرائے وقار

بزم افروز ہدیٰ شمع حریم عرفاں
مشعل راہ رضا نور خدائے دادار

رکن دیں اصل یقیں بدر دجیٰ شمس ضحیٰ
بوئے گل رنگ وفا روح چمن جان بہار

مژدہ عرفان کو ایمان کو پھر خوشخبری
روضۂ دین پیمبرؐ میں پھر آئی ہے بہار

گلشن دہر بھی کیوں آج نہ ہو رشک بہشت
آج آیا ہے زمانے میں جناں کا سردار

اپنی قدرت کا تماشا جو دکھانا چاہے
خار کو پھول کرے پھول کو فرمائے خار

پھر وہی پھول کھلا جو کہ ہے اللہ پسند
گلشن فاطمہ زہراؑ میں پھر آئی ہے بہار

مثل سجادؑ عبادت میں وحید آفاق
مثل شبیرؑ جوانان جناں کا سردار

نام جعفرؑ ہے تو کنیت ابو عبداللہ — لقب پاک ہے صادق کہ ہے سچی گفتار

ملّت جعفری اسلام حقیقی نہ ہو کیوں — خدمت دین میں شغل رہا لیل ونہار

تو ہے سر تا بقدم شکل رسولؐ مختار — شان اللہ صمد کا ہے تو ہی آئینہ دار

تو دل سیدۂ عالمیاں کا ہے سرور — تو ہے سردار جوانان جناں کا دلدار

تیرے اقوال میں کافر ہی کرے گا شبہ — تیری سچائی کا قائل ہے علیم اسرار

نور حق، خُلق نبیؐ، شان علیؑ، حُسن حسن — رونما تجھ سے ہے اے دونوں جہاں کے سردار

تو وہ بندہ ہے کہ ہے زہد میں آپ اپنی مثال — تو وہ بندہ ہے کہ ہے صبرو وفا جس کا شعار

دشمن جاں ترا بے وجہ جو منصور ہوا — ہو گیا زہر دغا تیرے لئے تیغ کی دھار

مدفن پاک ترا جنت فردوس بقیع — سجدہ گاہ ملک و مرجع ارباب وقار

صابروں نے بھی نہیں پائی ترے صبر کی حد — تیری تربت کے فدا تیری مصیبت کے نثار

تیرے احباب کی قسمت کا بھلا کیا کہنا — وہ ہیں اور گلشن فردوس معلّٰی کی بہار

دھوم کونین میں ہے تیری مسیحائی کی — تیرے دربار میں عیسیٰؑ بھی ہیں شکل بیمار

یا شہ عقدہ کشا، ابر کرم، بحر عطا — اک نظر لطف کی لللہ سوئے قدسیؔ زار

تیری مدحت کے لئے خلق ہوا دنیا میں — تیری الفت کا ازل ہی میں کیا قول و قرار

عید کا دن ہے مجھے آج نہ رکھنا محروم — میں ترے لطف کے صدقے ترے بخشش کے نثار

خون دل روؤں کہاں تک میں بصد حسرت و یاس — اب مرے گلشن امید میں آجائے بہار

سوز غم حدّ بیاں سے ہے فزوں، ادرکنی — کار امروز بفردا پئے داور مگذار

رباعی

چھنگا صاحب حسینؔ جائسی

منکر ہو جہاں میں اس کا کیونکر کوئی
ڈھونڈے سے ملے نہ جس کا ہمسر کوئی
میزان خرد میں ہم نے تولا سو بار
لیکن نہ ملا نبیؐ سے بہتر کوئی

قطعہ

رضاؔ جائسی

کفر کی ظلمت کو کیا دنیا سے زائل کر دیا
قادر مطلق کا اک عالم کو قائل کر دیا
دولت دیں مفت ہاتھوں ہاتھ تم نے بانٹ کر
یا محمدؐ اپنے در کا سب کو سائل کر دیا